117275 ۔ فرمان بارى تعالى: { اور تم اپنے ہاتھوں ہلاكت ميں مت پڑو } كى تفسير

سوال

برائے مہربانى كيا آپ درج ذيل فرمان بارى تعالى كا معنى بيان كر سكتے ہيں ؟

اور اللہ كى راہ ميں خرچ كرو، اور اپنے ہاتھوں ہلاكت ميں نہ پڑو، اور سلوك و احسان كرو، اللہ تعالى احسان كرنے والوں كو پسند كرتا ہے البقرۃ (195).

ميں حيران ہوں كہ فتوى نمبر (46807) ميں پڑھا ہے كہ اس سے مراد اپنے آپ كو ہلاكت ميں ڈالنے سے مراد اللہ كى راہ ميں خرچ نہ كرنا ہے، پھر ميں نے ايك اور فتوى نمبر (21589) كا مطالعہ كيا جس ميں لكھا تھا كہ: اس سے جان قتل كرنا مراد ہے، يہ كہ اگر ميں اس كا معنى اچھى طرح سمجھ سكا ہوں تو پھر، برائے مہربانى اس كا جواب ديں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

مفسرين اور فقھاء وغيرہ اہل علم متفق ہيں كہ اللہ كا فرمان:

اور تم اللہ كى راہ ميں خرچ كرو، اور اپنے ہاتھوں ہلاكت ميں مت پڑو، اور سلوك و احسان كرو يقينا اللہ تعالى احسان كرنے والوں كو پسند كرتا ہے البقرۃ (195).

يہ نفقہ كے سياق ميں وارد ہے، اور اور آيت كے سبب نزول ميں وارد ہے كہ كچھ صحابہ كرام نے ارادہ كيا كہ وہ اپنى تجارت اور مال وغيرہ كى طرف پلٹ كر اسے صحيح كريں، اور جہاد چھوڑ ديں تو اللہ سبحانہ و تعالى نے انہيں اس آيت ميں ڈرايا.

امام بخارى رحمہ اللہ نے صحيح بخارى ميں حذيفہ بن يمان رضى اللہ تعالى عنہ سے بيان كيا ہے كہ يہ آيت نفقہ كے بارہ ميں نازل ہوئى " انتہى

ديكھيں: صحيح بخارى حديث نمبر (4516).

اور امام ترمذى نے اسلم ابو عمران سے روايت كيا ہے وہ كہتے ہيں:

" ہم روم ميں تھے تو روميوں نے ہمارے مقابلہ ميں ايك بہت بڑى لشكر كى صف نكال كر لائے، اور مسلمانوں ميں سے

ایک شخص نے رومیوں کے لشکر کی اس صف پر حملہ کر دیا اور ان میں داخل ہو گیا، تو لوگ چیخ کر کہنے لگے: سبحان اللہ! یہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے! چنانچہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ اٹھے اور فرمایا:

لوگو تم اس آیت کی یہ تاویل اور تفسیر کر رہے ہو، بلکہ یہ آیت تو ہمارے انصار صحابہ کے متعلق نازل ہوئی، جب اللہ سبحانہ و تعالی نے اسلام کو عزت سے نوازا اور اسلام کے مددگار بہت زیادہ ہو گئے، تو ہم میں سے کچھ صحابہ نے راز دارانہ طریقہ سے کہا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کو علم نہ ہونے دیا، ہمارے مال ضائع ہو گئے ہیں، اور اب اللہ تعالی نے اسلام کو عزت سے نواز دیا ہے، اور اس کے مددگار بھی زیادہ ہو گئے ہیں، تو اگر ہم جا کر اپنا مال جو ضائع ہوا ہے اس کی اصلاح کر لیں، تو اللہ تعالی ہمارے قول کا رد کرتے ہوئے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرما دی:

اور تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت پڑو .

چنانچہ مال اور تجارت کرنا اور اس کی اصلاح کرنا اور ہمارا جہاد اور جنگ کو ترک کرنا ہلاکت تھا، اس کے بعد ابو ایوب رضی اللہ تعالی عنہ جہاد میں مشغول رہے حتی کہ وہ قسطنطینیۃ میں دفن ہوئے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2972) علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث نمبر (13) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس کے باوجود - متقدمین اور متاخرین - علماء کرام میں سے کچھ اس پر بھی استدلال کرتے ہیں کہ اس میں جان کو قتل کرنے اور اسے اذیت پہنچانا اور اسے کسی بھی طریقہ سے ہلاکت میں ڈالنا مراد ہے، انہوں نے اس آیت میں لفظ عموم اور قیاس جلی کو ایک اصولی قاعدہ اور اصول کو سامنے رکھتے استدلال کیا ہے کہ " لفظ کے عموم کا اعتبار ہو گا، نا کہ خاص سبب کا "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اسے اس پر مقتصر کرنا - یعنی آیت کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے موضوع پر ہی منحصر کر دینا - اس میں نظر ہے، کیونکہ لفظ کے عموم کا اعتبار ہو گا " انتہی

دیکھیں: فتح الباری (8 / 185).

اور شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یعنی تم ایسا کچھ بھی نہ لو جس میں تمہاری ہلاکت ہو، اور اس آیت کے معنی میں سلف کے کئی اقوال ہیں، اور حق یہ ہے کہ لفظ کے عموم کا اعتبار ہو گا، نہ کہ خاص سبب کا، اس لیے جس میں یہ صادق آتا ہو کہ اس میں دین یا

دنیا کے متعلق ہلاکت ہے تو وہ اس میں داخل ہے، ابن جریر طبری کا قول یہی ہے " انتہی

دیکھیں: فتح القدیر (1 / 193).

اس پر سلف رحمہ اللہ کی کئی نوع و قسم کی تفسیریں بھی دلالت کرتی ہیں، اور براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے وارد ہے کہ انہوں نے گناہ کرنے کے بعد اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے والے شخص کو شمار کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ ہلاکت کی.

اور فتح الباری میں ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اسے ابن جریر اور ابن منذر نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے.

دیکھیں: فتح الباری (8 / 33).

اس سے واضح ہوا کہ ہماری اس ویب سائٹ پر سابقہ دونوں جوابات میں کوئی تناقض نہیں، جو سوال نمبر (46807) کے جواب میں آیا ہے وہ اس آیت کے سیاق اور سبب نزول کے متعلق ہے.

اور جو سوال نمبر (21589) کے جواب میں بیان ہوا ہے وہ آیت کے الفاظ کے عموم سے استدلال ہے، اور بیان ہوا ہے کہ مطلقا اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا جائز نہیں، چاہے وہ کسی بھی شکل اور طریقہ کے یہ ہلاکت و اذیت ہو.

واللہ اعلم .